REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
یوم سہ شنبہ
الفضل ربوہ
۵ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۹ اخاء ۱۳۳۶ ہش | ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۸ اکتوبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج صبح کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۸ اکتوبر حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی کئی رات دن کی تکلیف کے بعد کل دن میں طبیعت اچھی رہی۔ رات کچھ تکلیف ہوئی مگر گزشتہ رات سے کم۔ نیند بھی کافی آگئی۔ آج صبح طبیعت زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔ احباب التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں۔

مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب اور مکرم حنیف یعقوب صاحب بخیریت انگلستان پہنچ گئے

لنڈن ۲۶ اکتوبر۔ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مکرم حنیف یعقوب صاحب اور اہلیہ صاحبہ مکرم سید جواد علی صاحب امریکہ جاتے ہوئے بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور ہر طرح انکا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ضروری اعلان

— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ —

کشمیر سے آئے ہوئے کسی مہاجر زمیندار یا تاجر کے پاس اگر دُھسہ قابلِ فروخت ہو تو وہ اطلاع دیں کہ کس قیمت کو مل سکتا ہے دُھسہ ہو سنال یا لوئی نہ ہو۔ مرزا محمود احمد ۲۸/۱۰

تحریکِ جدید کے دفتر اول سال ۲۴ اور دفتر دوم سال ۱۴ کی قربانیوں کا مطالبہ

اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے بہادر سپاہیو! اللہ تعالیٰ کا نمائندہ آواز دے رہا ہے

اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ احمدیت کرنے والو! آگے بڑھو اور اپنا مال راہِ خدا میں پیش کر دو۔

مورخہ ۲۶ اکتوبر کو انصار اللہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال یعنی دفتر اول کے سال ۲۴ اور دفتر دوم کے سال ۱۴ کی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی حقائق و معارف سے پُر جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اس سے جس طرح مومنوں کے ایمان میں ترقی اور ان کے اخلاص میں زیادتی ہوئی۔ اس کا صحیح اندازہ آپ کو حضور کا خطبہ پڑھنے سے ہی ہوگا۔ حضور نے تحریک جدید کے وعدوں کے بارے میں فرمایا۔ کہ ہر شخص جو تحریک جدید میں شامل ہے۔ وہ اپنے نئے سال کے وعدے میں اضافہ کرے۔ اور چاہیئے کہ اپنے بچوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرے۔ خواہ ان کی طرف سے قلیل رقم ہی دے۔ تا وہ بھی تحریک جدید کے مجاہد بن جائیں۔ وہ احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وسعت عطا فرمائی ہے۔ وہ پہلے وعدہ پر بیس فیصدی یا دس فیصدی اضافہ کر کے اپنے مقدس امام کے حضور پیش کریں۔ یا حضور میں پیش کرنے کے لئے وکیل المال تحریک جدید ربوہ کے پتہ پر بھجوا دیں۔ تا دفتر حضور میں پیش کر کے آپ کو منظوری کی اطلاع کر دے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ ثواب کا موجب ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے اظہار خوشنودی اور دعا کے حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے دسویں سال سے سال ۲۳ تک ہر سال دس ہزار روپیہ کا عطیہ تحریک جدید کو عطا فرماتے آرہے ہیں۔ اس سال یعنی سال ۲۴ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سال گزشتہ کے وعدے یعنی دس ہزار پر دس فیصدی کا اضافہ فرما کر ۱۱۰۰۰ روپے کا وعدہ فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی تفصیل بھی احباب کے پیش کر دی جائے تا احباب کو حضور ایدہ اللہ کے اس اسوہ حسنہ سے متمتع ہونے کا موقعہ ملے۔ اور وہ بھی اپنی توفیق کے مطابق دس یا بیس فیصدی اضافہ کریں۔ تا بیرونی ممالک میں جو جہاد اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کا ہو رہا ہے۔ اس میں آپ کا بھی حصہ شامل ہو۔ حضور ایدہ اللہ کے وعدوں کی تفصیل یہ ہے۔

از حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۳۳۰۰

" منجانب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۳۳۰۰

" حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۳۰۰

" سیدہ حضرت ام المومنین ۳۰۰

از حضور ایدہ اللہ تعالیٰ منجانب سیدہ ام طاہر مرحومہ۔ وفات کے سال پر دس روپے اضافہ سے ۲۴۷

از حضور ایدہ اللہ منجانب سیدہ امۃ الودود صاحبہ مرحومہ بنت حضرت میاں شریف احمد صاحب ۲۰۰

(باقی ص ۸ پر)

انصار اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کا کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام

خلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں۔ خدمت دین کیلئے نئے جوش اور نئے عزم کا اظہار

ربوہ ۲۷ اکتوبر۔ انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں ذکر و فکر اور خالص روحانی ماحول کی روایتی شان کے ساتھ دو روز تک جاری رہنے کے بعد کل شام یہاں کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ امسال انصار اللہ کی ۱۰۴ مجالس کے ۲۶۰ نمائندوں ۵۰۲ اراکین اور ۱۰۱ زائرین نے شرکت کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ خدام نے بھی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اجلاسوں میں زائرین کی حیثیت سے شریک ہو کر تعلیم و تربیت کے اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔

(باقی ص ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے-ایل ایل-بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ اکتوبر

اسلام اور سیاست

— قسط دوم —

مودودی صاحب کی جماعت کا ہی یہ حشر نہیں ہوا۔ بلکہ تمام ملکوں میں ایسی جماعتوں کا جو اس طریق کار پر اٹھائی گئیں۔ یہی حشر ہوا ہے۔ انڈونیشیا۔ ایران اور مصر میں بھی یہی حشر ہوا ہے۔ اس ضمن میں اخوان المسلمین کا معاملہ تو نہایت عبرتناک ہے۔ یہ جماعت اگرچہ مودودی صاحب کی جماعت کی طرح تنگ دل نہیں تھی۔ پھر بھی چونکہ اس کا طریق کار بھی غلط تھا۔ پہلے تو مصر میں اس پر حادثہ ہوا۔ اس نے بھی سیاسی اور فوجی لوگوں سے اقتدار کی ہوس میں گٹھ جوڑ کیا۔ نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ پھر یہ جماعت شام میں جمع ہوئی۔ وہاں اس نے سیاسی جوڑ توڑ جاری رکھے۔ آج وہاں بھی اس کا تقریباً وہی حال ہو چکا ہے جو مصر میں ہوا۔ جس طرح مصر میں کمیونزم اوپر آ گیا ہے۔ اسی طرح شام میں بھی ہوا ہے۔ مودودی صاحب کی جماعت بھی انہی نقوش پر چل رہی ہے۔ یقیناً وہ بھی اسی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے۔

اس ضمن میں ہم مودودی صاحب کے ہی ترجمان ہفت روزہ "ایشیا" مورخہ ۲۱/۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء سے ایک مضمون بعنوان "مکتوب لنڈن" سے چند اقتباسات درج ذیل کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ اخوان المسلمین مصر میں فیل ہونے کے بعد شام میں بھی فیل ہو چکی ہے۔ اور مودودی صاحب کی اسلامی جماعت بھی انہی مراحل سے گزر رہی ہے۔ اور اس کا انجام بھی وہی ہو رہا ہے جو اخوان کا ہوا ہے۔ شام میں ان کا جو حشر ہوا ہے۔ ہم یہاں اس کو تفصیلاً مذکورہ بالا مکتوب لنڈن سے نقل کرتے ہیں:۔

"اخوان کی ابتدا شام میں ششکلی کے اقتدار پر قابض ہونے سے پہلے ہی ہو چکی تھی لیکن اس وقت تک اتنی قوت حاصل نہ ہوئی تھی۔ کہ ششکلی کو ان سے کچھ خدشہ پیدا ہوتا پھر بھی اس نے اخوان کو ممنوع قرار دے دیا۔ اور اخوان کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنی سرگرمیاں زیر زمین رکھیں۔ اخوان نے کافی کام کیا۔ چنانچہ ۱۹۵۴ء میں جب ایک فوجی انقلاب نے ششکلی کو تخت سے اکھاڑ پھینکا تو اخوان ملک کی مضبوط ترین تنظیموں میں سے ایک کی حیثیت سے ابھری ۔۔۔۔۔

فوجی انقلاب نے جمہوریت کو دوبارہ بحال کیا۔ نئی پارلیمنٹ بنی۔ اس میں حزب الشعب سب سے بڑی جماعت تھی۔۔ اخوان کے بھی افراد آئے ان میں سب سے نمایاں ڈاکٹر مصطفےٰ اسباعی تھے۔ پارلیمنٹ میں اخوان اور حزب الشعب نے آپس میں بیشتر معاملات میں تعاون کیا۔ اسی تعاون کی بنا پر مصطفےٰ اسباعی پارلیمنٹ کے نائب سپیکر منتخب ہوئے۔ اور اخوان کی شہرت اور مقبولیت میں کافی اضافہ ہوا۔ ابھی دنوں مصر میں اخوان کا خون بہایا گیا اور شام کے سارے باشندوں کی ہمدردیاں اخوان کے ساتھ ہو گئیں۔ اور یہ صاف نظر آنے لگا۔ کہ اگلے انتخاب میں اخوان سب سے بڑی پارٹی کی حیثیت سے پارلیمنٹ میں آئیں گے۔

لیکن افسوس کہ حالات بڑی تیزی سے بدل گئے۔ عوام کی ہمدردیاں اگر بڑھ کر سمیٹی نہ جائیں تو جلد ہی ہمدردیاں بے رغبتی میں بدل جاتی ہیں۔ اس وقت اگر اخوان راہنما ملک کے طوفانی دورے کر کے اپنے نئے ہمدردوں کو منظم کرتے۔ تو اخوان بہت بڑی قوت بن جاتے۔۔ لیکن عین اسی موقعہ پر اخوان اندرونی انتشار میں مبتلا ہو گئے۔ دو مسائل خاص وجہ تنازعہ بنے۔ پرانے راہنماؤں کے شہید ہو جانے اور جیل میں ڈال دیئے جانے کے بعد نئی لیڈرشپ کا مسئلہ شدت سے ابھر آیا۔ بعض لوگ کسی خاص فرد کو راہنما منتخب کرنے کی بجائے کمیٹی بنا کر اسے سارا اقتدار دینا چاہتے تھے کچھ لوگ پرانے طریقہ کو باقی رکھنا چاہتے تھے۔ دوسرا مسئلہ سیاست میں حصہ لینے کا تھا۔ نیا انتخاب سامنے آ رہا تھا بعض لوگ اس انتخاب میں حصہ لینے کے مخالف تھے اور تربیت پر وقت صرف کرنا چاہتے تھے۔ بعض اس میں حصہ لینا چاہتے تھے۔ ان دو مسائل پر اتنے اختلافات ہوئے کہ پوری تحریک دو حصوں میں بٹ گئی۔ بہت سے لوگ تنظیم سے علیحدہ ہو گئے۔ ان ہی دنوں انتخابات آئے ۔ اور گزر گئے۔ تحریک اپنے ہی جھگڑے نمٹانے میں لگی رہی ۔۔۔۔ جب اخوان اپنی اندرونی کشمکش سے نجات پا کر پھر میدان میں آئے۔ تو میدان کا نقشہ ہی بدل چکا تھا۔ عوام میں عقیدت کے بجائے عدم دلچسپی اور بیزاری پیدا ہو چکی تھی۔ خالص نظریاتی دعوت کا وقت گزر چکا تھا۔ اب لوگ ان سے پوچھتے تھے۔ کہ عرب قومیت کے متعلق ان کے کیا نظریات ہیں؟ ناصر کے وہ کیوں مخالف ہیں؟ سوشلزم کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے۔ حالات اس قدر بدل چکے تھے۔ کہ وہ شامی جنہوں نے یک زبان ہو کر ناصر کی مذمت کی تھی۔ اور اخوانی مہاجروں کو اپنے ملک میں پناہ دی تھی۔ ان کے اپنے دارالخلافہ کی ایک گلی میں قاہرہ سے زیادہ ناصر کی تصویریں لٹک رہی تھیں اور مصر کے اخوانی جلا وطنوں کو شام چھوڑ دینے کا حکم مل چکا تھا ۔۔۔ اس موقعہ پر مجھے شام میں اخوان اور پاکستان میں جماعت اسلامی میں بڑی حیرت انگیز مماثلت نظر آ رہی ہے۔ ۱۹۵۴ء میں شام میں جس مقام پر اخوان تھے۔ اسی مقام پر مجھے آج جماعت اسلامی نظر آ رہی ہے۔ ان کی طرح جماعت بھی بہت مقبول ہو چکی ہے لیکن ان کی طرح عین نازک موقعہ پر اندرونی نظریاتی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں"۔ (الیشیا لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء)

غور طلب امر یہ ہے کہ باوجود خلوص دلی کے یہ جماعتیں کیوں فیل ہو رہی ہیں۔ اس کا جواب یہی ہے کہ ان جماعتوں نے اسلام کو محض ایک ایسے "ازم" کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ کمیونزم اور فاشزم "ازم" کہلاتے ہیں۔ کمیونزم اور فاشزم لادینی تحریکیں تھیں۔ جن کا تعلق صرف مادی زندگی سے ہے۔ انہوں نے جبر و اکراہ سے کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور اپنے اپنے احاطہ میں وہ ایک وقت کے لئے کامیاب بھی ہوئیں۔ ان سیاسی اسلامی تحریکوں کو ان کی اس فوری اور وقتی کامیابی نے اس غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے۔ کہ اسلام کو بھی اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے کامیاب کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب کا ایک حوالہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔

"اگر اشتراکی اپنے غلط اصولوں کو لے کر نصف صدی کے اندر دنیا کے ایک بڑے رقبے میں اپنا اثر و اقتدار قائم کر سکتے ہیں۔ اگر فاشسٹ اپنے غیر معتدل طریقوں کو لے کر دنیا میں اپنی دھاک بٹھا سکتے ہیں۔ اگر گاندھی کی راہنمائی ایک غیر فطری چیز ہونے کے باوجود محض جدوجہد کے بل پر فروغ پا سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں (باقی صفحہ ۳)

انی معک و مع اھلک (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد واقف زندگی ڈیرہ غازیخان)

اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بار بار وعدہ فرمایا ہے کہ انی معک و مع اھلک کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں ہم نے بخوبی یہ مشاہدہ کیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی معیت کا وعدہ شاندار طور پر پورا فرمایا ہے۔ حتّٰی کہ جو لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت کے ساتھ منسلک ہوئے اور آپ کے نقش قدم پر چلے اور آپ کی محبت و الفت کو اپنے دلوں میں جگہ دی۔ تو آپ کے طفیل اور آپ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان پر بے شمار برکات نازل فرمائیں اور اپنے حضور قربت و عزت کا بلند مقام بخشا۔ مگر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے اہل کے ساتھ ضد و تعصب اور بغض و عداوت کی وجہ سے الگ رہے یا بعد میں علیحدگی اختیار کر لی۔ ان پر روحانیت کے دروازے بند ہو گئے۔ اور خدا تعالےٰ سے ان کا تعلق بھی ٹوٹ گیا۔ اہل پیغام ۱۹۱۴ء تک اللہ تعالےٰ کی معیت میں رہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق ان تمام برکات سے مستفید ہوتے رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت اور قادیان کے مقدس مقامات کے ساتھ وابستہ تھیں۔ پیغام صلح نے لکھا تھا کہ "ہمارا تعلق نہ تو سلسلہ سے منقطع ہو سکتا ہے۔ اور نہ قادیان سے اور نہ ہی اس مقدس انسان (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے خاندان سے جس کے ہم خادم ہیں"

مگر جب سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد اطال اللہ بقاءہ الٰہی مشیت کے ماتحت خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے تو اہل پیغام کے تمام سابقہ دعاوی کالعدم ہو گئے اور تمام وعدے قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستگی کے بے وفائی میں تبدیل ہو گئے۔ قیام خلافت سے اور خصوصاً سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلیفہ منتخب ہو جانے کی وجہ سے اہل پیغام نے جہاں قادیان سے وابستگی ختم کر لی وہاں پر باقی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی قطع تعلقی اختیار کر لی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف حسد اور بغض اور تعصب کی بنا پر وہ اللہ تعالےٰ کی برکات سے بھی محروم ہو گئے اور اللہ تعالےٰ کی معیت سے بھی نکل گئے۔ اور ان کو وہ اعلان بھی بھول گئے جو اپنی وابستگی کے متعلق اخبارات میں شائع کیا کرتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب سابق امیر اہل پیغام لاہور نے لکھا تھا۔

"اگر میں صاحبزادہ صاحب (سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود) کی عزت و احترام کو ملحوظ نہ رکھوں تو بڑی نمک حرامی ہو گی"

(پیغام صلح ۲ فروری ۱۹۱۴ء)

اور خواجہ کمال الدین صاحب نے لکھا تھا کہ:

"ہاں یہ امر بالکل سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہمیں ایک آنیوالے کی اطلاع دیتے ہیں وہی ایک ایسا ہوگا جو سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا ۔۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر خود صاحبزادہ محمود احمد ہی وہ ہوں۔ تو ہمیں اس سے بھی انکار نہیں"

(پیغام صلح ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

وہی صاحبزادہ صاحب طال عمرہ جب گرتی ہوئی جماعت کو سنبھالتے ہیں۔ اور سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سب سے پہلے انکار کرنے والے یہی احباب میدان میں آتے ہیں۔ جو قبل ازیں تعریف و تحسین کیا کرتے تھے۔ اور شہادت کے طور پر یہ کہا کرتے تھے کہ

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب حلم۔ صاحب عفت صالح اور نیک اطوار اور ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں اور ان اللہ معک و مع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں"

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

مگر جب مندرجہ بالا صفات سے متصف مامور من اللہ کے مبشر فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اطال اللہ بقاءہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور پھر الٰہی نشانات اور پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالےٰ کے حکم سے آپ نے مصلح موعود اور امام ہونے کا اعلان کیا تو وہی اہل پیغام جو چند دن پہلے آپ کے اعلےٰ اخلاق اور نیک اطوار اور امام الہدیٰ ہونے کی گواہی دیتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ان اللہ معک و مع اھلک کا کامل مصداق قرار دیتے تھے مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس طرح قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلیۃً انقطاع اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی ان تمام برکات کو ہاتھ سے کھو دیا۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ان اللہ معک و مع اھلک۔

مبارک ہیں وہ جنہوں نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو دل و جان سے قبول کیا۔ اور آپ کی غلامی کا جُوا اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ اور اہل بیت کی عزت و تکریم اپنے دلوں میں قائم کی اور حضور کے الہام کے مطابق اللہ تعالےٰ کی معیت ان کو نصیب ہوئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عروج احمدیت کے متعلق خدا تعالےٰ کی ایمان افروز وحی

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا۔ اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اور تیرے ناکام رہنے کے درپے۔ اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کریگا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا۔ اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں۔ اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے" (تذکرہ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

انسانی زندگی کا مقصد — اور — اس کے حصول کے ذرائع

(از مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل ...)

فارسی زبان کا مشہور مقولہ ہے کہ

ع "ہر کسے را بہر کارے ساختند"

یعنی کائنات عالم کا ہر ذرہ کوئی نہ کوئی مقصد حیات ضرور رکھتا ہے اور بات بھی سچی ہے۔ کیونکہ اگر یہ کون و مکان از خود نہیں بلکہ خالق قدرت کی تخلیق ہیں اور یقیناً ہیں تو یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جس کی کوئی علت غائی نہ ہو۔ چنانچہ جن لوگوں نے انبیاء کے ذریعہ ملنے والے الٰہی پروگراموں کا انکار کیا اور اپنے لئے خود ساختہ طریقہ عمل تجویز کرنا چاہا ان کو اللہ تعالےٰ ان الفاظ میں سرزنش کرتا ہے

مالکم لا ترجون للّٰہ وقارا"

یعنی تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ تعالےٰ کو بے وقار سمجھتے ہو کہ اس نے تمہیں پیدا تو کر دیا مگر تمہاری زندگی کا کوئی مقصد و مدعا تجویز نہ فرمایا۔ حالانکہ جب دنیا کی حقیر سے حقیر چیز کوئی نہ کوئی اپنا مقصد حیات ضرور رکھتی ہے تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہ تو بدرجۂ اولیٰ کسی بلند و بالا اور اہم ترین غرض کے لئے خلعت وجود پہن کر آیا ہے۔

مزید برآں یہ بھی طے شدہ ہے کہ چونکہ انسان اپنے وجود کا خود خالق نہیں ہے بلکہ وہ اس شعر کا مصداق ہے سے

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

اس لئے خالق و مالک ہی اس مقصد عظیم کی تعیین کر سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے

وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون

جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا عبد بنے یعنی اپنے مالک و آقا کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور حدیث میں بھی ایسا ہی آیا ہے۔ کہ تخلقوا باخلاق اللّٰہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اخلاق و عادات اختیار کرو تاکہ اس ذات باری کے مظہر بن سکو۔ اسی طرح حدیث قدسی میں آیا ہے کہ

کنت کنزاً مخفیاً فاحببت
ان اعرف فخلقت الخلق

یعنی اللہ تعالےٰ ایک مخفی خزانہ تھا۔ اور جب اس نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے تو اس نے مخلوق کو پیدا کیا تاکہ کائنات کی ہر چیز آئینہ حق نما ثابت ہو اور چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس لئے اس پر حق نمائی کی ذمہ داری سب سے بڑھ کر عاید ہوتی ہے —

اب رہا یہ سوال کہ اس مقصد عظیم کے حصول کا ذریعہ کیا ہے اور انسان کس طرح مظہر خدا بن سکتا ہے تو اس کے لئے چند طریقے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

پہلا طریقہ

یہ مقصد عظیم کہ انسان خدا نما بن جائے اس کے حصول کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ انسان صحیح طور پر اللہ تعالےٰ کو پہچان لے اور اس پر ایمان لا کر اس میں فنا ہو جائے اور ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین کا مصداق بن جائے کیونکہ اگر اس کا پہلا قدم ہی غلط اٹھا اور وہ اللہ تعالےٰ کو شناخت کرنے کی بجائے کسی غیر اللہ کا شکار ہو گیا تو وہ اپنی زندگی کے مقصد عظیم سے محروم رہ جائے۔ سچ ہے کہ سے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

دوسرا ذریعہ

خدایابی کا دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالےٰ کے حسن و جمال پر پوری پوری اطلاع ہو جائے تا وہ اللہ تعالےٰ کا عاشق صادق بن جائے اور دنیا کا کوئی ابتلاء اس کی راہ میں حائل نہ ہو سکے۔ ورنہ اس معرفت کاملہ کے بغیر انسان خدا تعالےٰ کی راہ میں گامزن نہیں رہ سکتا کیونکہ سے

گہے بہر کسے سرِ نہد جاں نہ فشاند
عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند

تیسرا ذریعہ

خدا نمائی کا مقام حاصل کرنے کا تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ انسان علیٰ وجہ البصیرت اللہ تعالےٰ کے احسان کا شعور رکھتا ہو۔ کیونکہ احسان اور اس کی قدر شناسی محسن اور احسان مند دونوں کو ایک دوسرے سے دائمی اور غیر معمولی وابستگی بخشتے ہیں اور یہ ایسا ناطہ ہے جو کسی طرح شکست و ریخت کا شکار نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے

وان تعدوا نعمۃ اللّٰہ
لا تحصوھا۔

یعنی اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا شمار ناممکن ہے پس جب ایک انسان اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں محصور پائے گا تو خواہ مخواہ اس کا دل اپنے محسن کی محبت میں گداز ہو گا۔ اور وہ وصال الٰہی کے لئے بے قرار و بے چین رہے گا۔

چوتھا ذریعہ

چوتھا ذریعہ جس سے اللہ تعالےٰ کا قرب اور وصال میسر آسکتا ہے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کو پہچاننے۔ اس کے حسن و جمال پر اطلاع پانے اور اس کے احسانات کو یاد کرنے کے بعد دعاؤں میں لگا رہے۔ اور دعائیں بھی ایسی جن میں انتہائی سوز اور گداز پایا جائے۔ جس طرح ایک شیر خوار بچہ بھوک سے بے تاب ہو کر روتا اور بلبلاتا ہے تا آنکہ اس کی ماں جذبۂ محبت سے بے چین ہو کر اُسے چھاتی سے لگا لیتی ہے بالکل اسی طرح انسان فطرتی جوش میں آ کر اللہ تعالےٰ کے آستانے پر سربسجود ہو جائے اور بمصداق۔

"جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے"

ایک گداگر کی طرح دھونی رما کر بیٹھ جائے تا آنکہ مادر مہربان کی مانند عنایت ازلی اس کی جھولی کو گوہر مراد سے پُر کر دے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ سے

آں تو چہا کہ خلق از وے بدید
کسی ندیدہ جہاں از مادرے

پانچواں ذریعہ

پانچواں ذریعہ جو مقصود اصلی اور گوہر مراد کو پانے کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ انسان مجاہدات سے کام لے یعنی اللہ تعالےٰ کی راہ میں بوقتِ ضرورت کسی قربانی سے دریغ نہ کرے۔ جان کی ضرورت ہو تو جان حاضر کر دے اور مال درکار ہو تو مال نثار کر دے۔ اسی طرح اپنی عزت و آبرو بلکہ اپنی ہر طاقت کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ اور تیار رہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

"جاھدوا باموالکم
وانفسکم"

پھر فرمایا "ومما رزقناھم
ینفقون"

یعنی اپنے مالوں۔ جانوں اور جملہ طاقتوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں صرف کرو تاکہ تمہاری قربانیاں دیکھ کر رب شکور ذرہ نوازی کو کام فرمائے اور تمہیں اپنے قرب و وصال سے بہرہ مند کرے

چھٹا ذریعہ

چھٹا ذریعہ جو قرب الٰہی کا کفیل ہے یہ ہے کہ انسان ان مجاہدات سے تھکنے نہیں پائے۔ بلکہ اپنے تئیں ورطۂ حوادث میں محصور پا کر بھی صدق و ثبات اور استقلال کا دامن نہ چھوڑے اور "الاستقامۃ فوق الکرامۃ" کے مقولہ کو سچ کر دکھائے ورنہ چند روزہ شور شوری کے بعد ہراسر بے دلی کا مظاہرہ انسان کو اللہ تعالےٰ سے بہت دور پھینک دیتا ہے۔

ساتواں ذریعہ

انسانی زندگی کے مقصد کو پانے کے لئے ساتواں ذریعہ یہ ہے کہ انسان صحبت صالحین۔ راست بازوں کی ہم نشینی اور کامل نمونوں کے فیوض و برکات سے متمتع ہوتا رہے۔ چونکہ انسان عملی پہ کامل نمونہ کا محتاج ہے [illegible] تعالےٰ ہمیشہ اپنے نبیوں [illegible] دنیا میں بھیجتا رہا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے تاکید فرمائی ہے کہ:۔

کونوا مع الصادقین

نیز فرمایا:۔

صراط الذین انعمت
علیھم

یعنی ہمیشہ راست بازوں کی صحبت اختیار کرو اور ان لوگوں کی راہ پکڑو جو اللہ تعالےٰ کے انعامات کے مورد ہوئے۔ چنانچہ کہاوت مشہور ہے کہ لکڑی کے سنگ لوہا بھی تیر جاتا ہے۔ سچ ہے سے

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اور ہمشیرہ قریباً ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ملک تسنیم احمد، دار الرحمت۔ ربوہ

اطفال الاحمدیہ کا سترھواں سالانہ اجتماع سنہ ۱۹۵۷ء

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر کا خطاب

(قسط سوئم)

۱۳ اکتوبر - پروگرام کے مطابق ۴ ½ بجے لاؤڈ سپیکر پر تلاوت قرآن مجید شروع کی گئی - نماز فجر ادا کرنے کے بعد تمام اطفال نے تلاوت قرآن مجید کی - پھر ۵ بجکر ۳۰ منٹ پر اطفال کی ایک پارٹی نے خدام الاحمدیہ کے میدان عمل میں پی۔ٹی کا مظاہرہ کیا - تمام اطفال ایک ہی لباس میں ملبوس تھے - ان کے نگران مکرم عنایت اللہ صاحب نے انہیں خوب سدھایا تھا - اس مظاہرہ سے خدام و اطفال سب ہی بہت محظوظ ہوئے اس کے بعد تمام حلقوں کا پی ٹی مقابلہ ہوا - جس میں حلقہ غلہ منڈی اول اور حلقہ دارالصدر دوئم رہا -

۹ - اس کے بعد اطفال نے مجموعی وقار عمل کے سلسلہ میں خیموں اور سٹیج کے ارد گرد چھڑکاؤ کیا تاکہ مٹی نہ اڑے - آج چونکہ ساڑھے سات بجے محترم نائب صدر صاحب اوّل خدام الاحمدیہ نے اطفال کو خطاب فرمانا تھا اور اس کے بعد خیموں کا معائنہ کرنا تھا - اس لئے تمام اطفال نے اپنے اپنے خیموں کو خوب سجایا تھا - ساڑھے سات بجے تک خیمے معائنہ کے لئے بالکل تیار کر لئے گئے تھے بعض حلقوں نے اپنے حلقوں کے آگے خوبصورت گیٹ نصب کئے تھے اور خیموں کے سامنے جھنڈیاں لگا کر ان کی خوبصورتی دوبالا کر دیا تھا -

محترم نائب صدر صاحب اوّل کا خطاب

ٹھیک پونے آٹھ بجے محترم نائب صدر صاحب اوّل محترم مہتمم صاحب اطفال کی معیت میں سٹیج پر تشریف لائے - تلاوت و نظم کے بعد آپ نے اطفال کو نصائح فرمانے سے پہلے اطفال سے دریافت فرمایا کہ آپ نے میری گذشتہ سال کی نصائح پر کس قدر عمل کیا ہے - کیونکہ نصیحت کرنے کا فائدہ وہی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اس پر عمل بھی کیا جائے اور اگر نصیحت ایک کان سنی اور دوسرے کان نکال دی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں - آپ نے اس موقعہ پر ہر حلقہ کے سیکرٹریان کو کھڑا کر کے دریافت فرمایا کہ میں نے تمہیں گذشتہ سال نماز پڑھنے کی نصیحت کی تھی تم نے اور تمہارے محلہ نے اس پر کس حد تک عمل کیا ہے - چنانچہ سب محلوں کے سیکرٹریوں نے اس کے متعلق اطمینان بخش جواب دیا - اور اطفال کی مساجد میں حاضری ۷۰ - ۷۵ فیصدی بتائی

اس کے بعد آپ نے فرمایا اس سال میں تمہیں چند مزید باتیں بتانا چاہتا ہوں - ایک یہ کہ تنظیم کی پوری پابندی کی جائے - تنظیم کی پابندی کی عادت بچپن میں ہی پیدا ہوتی ہے اور بچے کو اپنے بڑوں کا کہنا ماننے کی عادت ہونی چاہیئے - خواہ وہ اس کے والدین ہوں - سکول ماسٹر ہوں یا دوسرے منتظمین - تنظیم کی پابندی کے بغیر کوئی تنظیم ترقی نہیں کر سکتی -

دوسری بات جس کا مجھے ربوہ میں تلخ تجربہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ تم میں اچھے شہری بننے کا کوئی احساس نہیں مثال کے طور پر ربوہ جیسی بے آب و گیاہ بستی میں پودے لگانے کی پوری سعی کی جا رہی ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ادھر پودے لگائے جاتے ہیں اور ادھر اطفال آکر ان کی ٹہنیاں توڑ کر انہیں بالکل خراب کر دیتے ہیں - اس طرح اکثر جگہوں میں ہمیں پودے لگوانے میں ناکامی ہوئی ہے خرچ بھی ہوتا ہے اور محنت بھی رائیگاں جاتی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اچھے شہری بننے کا احساس نہیں اور آپ اپنے اس فعل سے شہری قانون سے غداری کرتے ہیں - پس آئندہ اپنے آپ کو اچھے شہری ثابت کرنے کے لئے اس قسم کی حرکات سے باز رہنے کی کوشش کرو -

اسی طرح سڑکوں اور جگہوں میں گند پھینکنا بھی شہریت کے خلاف ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو گند پھینکنا تو کجا - گند دور کرنے کا ارشاد فرمایا ہے - اس لئے اچھے شہری بنو اور ابھی سے عزم کر لو کہ ہم اپنے شہر کو صاف رکھیں گے - شہر کو صاف رکھنے کے لئے میونسپل کمیٹی کی طرف سے آپ پر کوئی پابندی نہیں یہ ایک شرعی حکم ہے - اور اسلام نے ایسا کرنے کا آپ کو حکم دیا ہے -

اسی طرح اسلام کھیل ہنسی اور مذاق کی اجازت دیتا ہے - اور یہ زمانہ بھی ہنسی اور کھیل کا ہے - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہنسی اور کھیل کا ایسا طریق اختیار کریں جس سے کسی کا دل دکھے

اسی طرح بعض بچوں کو عادت ہوتی ہے کہ ہنسی مذاق میں ہی دوسروں کی چیزیں اٹھا لیتے ہیں - یہ عادت بھی بہت بری ہے - ابتداء میں یہ بہت چھوٹی معلوم ہوتی ہے لیکن انجاماً انسان بڑا چور اور ڈاکو بنجاتا ہے اس کے متعلق بھی خیال رکھیں - آئندہ ہمیں اس قسم کی کوئی شکایت نہ آئے - کوئی چیز اگر تمہیں نظر آئے تو وہ وہیں رہنے دیں حتیٰ کہ اس کا مالک آجائے -

اس کے بعد محترم نائب صدر صاحب اوّل نے خیموں کا معائنہ فرمایا - خیموں میں سے دارالرحمت شرقی کے خیمہ نمبر ۲ کو جس کے سائق محمد اسمٰعیل خان تھے اوّل - اور حلقوں میں سے حلقہ دارالصدر غربی کو اوّل قرار دیا - اس کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے -

اوّل کے علاوہ محترم مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ نے خیموں کے معائنہ کے بعد دوم اور سوم کا نتیجہ یہ قرار دیا

خیمہ دوم دارالصدر شرقی - لیڈر عبدالباری

" سوم دارالصدر ج - لیڈر مامون احمد صاحب

حلقہ دوم - دارالرحمت وسطی و شرقی -

حلقہ سوم - دارالیمن -

معائنہ کے بعد اونچی اور لمبی چھلانگ کے مقابلے ہوئے - نتیجہ یہ رہا -

اونچی چھلانگ:
۱ - شریف احمد دارالصدر شرقی اوّل
۲ - سخاوت احمد بورڈنگ ہاؤس دوئم
۳ - عبدالسمیع دارالصدر شرقی سوئم

لمبی چھلانگ:
۱ - نصیرالدین بورڈنگ ہاؤس اوّل
۲ - عبدالسمیع دارالصدر شرقی - دوم
۳ - مبارک احمد ناصر سوم

ہو کبڈی - فٹ بال اور رسہ کشی کے فائنل میچ ہوئے ان کا ذکر پہلے آچکا ہے - دن کے بارہ بج چکے تھے - بارہ بجے سے دو بجے تک تقسیم انعامات کا پروگرام تھا تمام اطفال تقسیم انعامات کی تقریب دیکھنے کے لئے ساڑھے بارہ بجے سٹیج کے ارد گرد جمع ہو گئے - محترم نائب صدر صاحب دوم خدام الاحمدیہ نے انعامات تقسیم کئے - تقسیم سے قبل آپ نے اطفال کو قیمتی نصائح فرمائیں - تقسیم انعامات کے بعد اطفال کو ڈیڑھ بجے دعا کے بعد باجازت نائب صدر صاحب اوّل اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دیدی گئی -

بعض خاص انتظامات

پہلے سالوں کی نسبت اس سال اجتماع اطفال الاحمدیہ میں بعض خاص انتظامات بھی کئے گئے تھے - اس دفعہ سٹیج کے اردگرد بیٹھنے کے لئے دریوں کا انتظام تھا جن پر اطفال بیٹھ کر تمام کارروائی باطمینان سنتے - تلقین عمل اور دوسری مجالس بعض دفعہ تین تین گھنٹہ وقت لے لیتیں - لیکن اطفال کے شوق اور ہمارے مربیان کے حسن انتظام کا یہ حال تھا کہ ان میں سے ایک بھی جلسہ میں سے اٹھ کر نہ جاتا - اس دفعہ سٹیج کے لئے شامیانہ بھی اچھا تھا اور پھر لاؤڈ سپیکر نے بھی خوب رونق بڑھا دی تھی - اطفال تمام پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے - پہلے سالوں میں مقام اجتماع کو کنٹرول کرنے میں بڑی دقت ہوتی تھی - لیکن اب لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے بہت سہولت ہو گئی تھی -

انتظام پہرہ

پہلے سالوں میں مقام اجتماع اطفال کے پہرہ کا انتظام بھی خدام کے سپرد ہوتا تھا - جس کی وجہ سے اطفال کے مقام اجتماع پر خدام کی آمد و رفت کی وجہ سے سخت گڑبڑ رہتی تھی - لیکن اس دفعہ مہتمم صاحب اطفال کی ہدایت پر مقام اجتماع اطفال کے لئے اطفال کے پہرہ کا انتظام کیا گیا تھا - یہ پہرہ صبح ۴ بجے سے رات نو بجے تک رہتا تھا - سارا دن اطفال نہایت مستعدی سے اس فرض کو نبھاتے رہے - اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں آنے دی -

منتظم مقام ....

اجتماع و پہرہ کی سہولت کا ایک نمونہ اطفال کا اپنا گیٹ تھا - مقام اجتماع کی قریبی پہاڑیوں کے درہ کو پتھروں سے صاف کر دیا گیا ایک شاندار اور دیدہ زیب گیٹ وہاں نصب کیا گیا - اطفال کے لئے مقام اجتماع میں آنے اور جانے کا راستہ یہیں سے تھا - اطفال کے اپنے گیٹ کے نہ ہونے کے باعث خدام کے مقام اجتماع میں جو گڑبڑ رہتی تھی - اس طرح خدام کا مقام اجتماع اس سے محفوظ رہا -

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف دو سوا دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ (ناظر بیت المال)

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ہوگا

تمام جماعتہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

یہ آخری موقعہ ہے

حصہ آمد کے جن احباب کی طرف سے اس وقت تک بھی فارم اصل آمد سال ۱۹۵۶-۵۷ء یا اس سے پہلے سالوں کے پُر ہوکر نہیں آئے۔ ان کی خدمت میں اب حسب قاعدہ یہ فارم بصیغہ رجسٹری بھیجے جا رہے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ان فارموں پر اپنی اصل آمد سالہائے مطلوبہ درج کر کے دو ہفتہ کے اندر اندر فارم واپس کر دیں۔ ورنہ حسب قاعدہ ان کی وصیتیں مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیں گی اور اگر کوئی ناخوشگوار فیصلہ ان کے حق میں ہوا تو اس کی ذمہ واری خود ان پر ہوگی۔ دفتر نے بار بار اعلانات کے ذریعہ اسباب کو واضح کر دیا ہے۔ کہ فارم پُر نہ کرنے کی صورت میں بھی موصی کو بقایا دار گردان کر اس کی وصیت منسوخ کی جاسکتی ہے۔ اور اب بصیغہ رجسٹری فارم بھجوانے کا یہ آخری موقعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ کی شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق اراکین سے تین چندے لئے جاتے ہیں۔ اور ان چندوں کی شرح اس قدر کم ہے کہ ہر رکن آسانی سے ان میں حصہ لے سکتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ مجلس مرکزیہ اپنے پروگرام کو وسعت دے کر مفید کام کر سکے۔ تو ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ باقاعدگی سے انصار اللہ کی مالی تحریکات میں شامل ہو۔ انصار اللہ کے تین چندے یہ ہیں:۔

ماہوار چندہ:۔ آمد پر آدھ پائی فی روپیہ کے حساب سے بشرطیکہ ۸ سے کم نہ ہو۔

چندہ تعمیر:۔ ایک روپیہ سالانہ فی رکن تین سال کے لئے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے۔ وہ نائب صدر محترم کی تحریک ایک سو روپیہ فی کس میں شامل ہوں۔ لیکن ایک روپیہ سالانہ تو ہر رکن سے چاہیئے خواہ وہ سو روپیہ کی تحریک میں بھی شامل ہوئے ہوں ضرور لیا جائے۔

چندہ سالانہ اجتماع بارہ آنے سالانہ

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

عہدہ داران مال کی خدمت میں ضروری گذارش

انسپکٹران بیت المال کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں چندہ جات کا حساب مرکز کے منظور کردہ رجسٹروں یعنی روزنامچہ اور کھاتہ پر نہیں رکھتیں۔ حالانکہ جب تک آمد و خرچ کا حساب روزنامچہ پر نہ رکھا جائے۔ اس وقت تک حساب کی صحت کے بارہ میں تسلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب تک وصولیوں کا حساب انفرادی کھاتوں میں نہ رکھا جائے کوئی مقامی جماعت کسی فرد کے ذمہ بقایا کی صحیح تعین نہیں کر سکتی۔

پس نہ صرف کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے ان ہر دو رجسٹروں کے اندراجات مکمل رکھنے ضروری ہیں بلکہ ہر اس شخص کی ذاتی حفاظت کے لئے جس کے ہاتھ میں سلسلہ کا مال آتا ہے یہ امر لازمی اور لابدی ہے کہ سلسلہ کے منظور شدہ رجسٹروں پر باقاعدہ حساب رکھا جائے۔ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ روزنامچہ کا باقاعدہ معائنہ کیا کریں۔ اور اپنی تسلی کر لیا کریں کہ ان کی جماعت کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے کہ وہ . . . . اس امر کی تصدیق بھجوا دیں کہ

(۱) آمد و خرچ کا حساب مرکز کے منظور کردہ روزنامچہ پر رکھا جاتا ہے

(۲) انفرادی کھاتہ جات مکمل کئے جاتے ہیں اور

(۳) خود امیر یا پریذیڈنٹ صاحب ہر ماہ حسابات کا معائنہ کر کے روزنامچہ پر اپنے دستخط ثبت کرتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے تینوں بچے ایک بھتیجی بوجہ بخار بیمار ہیں۔ نیز ایک بھانجی ریلوے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت دے (محمد اسحٰق نت آرگنج مغلپورہ لاہور)

(۲) بزرگان سلسلہ عالیہ و درویشان قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ تبارک و تعالےٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ اور حامی و ناصر ہو۔

(عنایت اللہ ہائی سکول بوریوالہ۔ ضلع ملتان)

(۳) میری خورد سالہ بچی صفیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ نیز میں خود پریشانیوں میں ہوں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

سید سجاد احمد۔ تحفل رے آن ٹیکسٹائل ملز قائد آباد ضلع سرگودھا

(۴) خاکسار کی والدہ صاحبہ، ہمشیرہ صاحبہ اور بڑا لڑکا بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہر سہ کو صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

(نیاز احمد اول مدرس پرائمری سکول لقمان براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا)

(۵) میری والدہ صاحبہ لالہ موسیٰ میں لبا رضہ پیچش بیمار ہیں اور میرے والد صاحب جہلم میں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ہر دو کی صحت کے لئے دعا کی جاوے۔ (محمد ذکاء اللہ ترکی)

(۶) خاکسار کا بھائی عزیز محمود انور عرصہ ایک سال سے رسولی کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ نیز میری معالجی نے اپریشن تجویز کیا ہوا ہے دوست دعا کریں اللہ اس کو کامیاب کرے اور تکلیف کو رفع کرے

(نعیم اللہ بھیرا)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہذا کو لکھیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۳۱۹۸ :- منکہ امۃ الحفیظ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۹-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے۔

حق مہر -/۱۰۰۰ بذمہ خاوند
ہار طلائی ۶ تولہ
بندی ٹکہ طلائی ۴ تولہ
کانٹے چوڑی طلائی ۱½ تولہ
انگوٹھیاں طلائی دو عدد سات ماشہ
گھڑی رسٹ واچ قیمتی ساٹھ روپے کل سونا بارہ تولہ ۱ ماشہ ہوا۔ بازار میں سونے کا بھاؤ -/۹۴ روپے ہے اس کی رو سے اس کی قیمت -/۱۱۳۶ روپے ہوئے۔ حق مہر ایک ہزار رسٹ واچ قیمتی ساٹھ روپے۔ میزان -/۲۱۹۶ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری اسوقت ماہوار آمد بصورت ملازمت -/۶۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا بھی (جس قدر ہو) ۱/۱۰ حصہ [illegible] داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ مجھے وصیت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرما دیں۔

العبد :- (دستخط) امۃ الحفیظ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان
گواہ شد :- (دستخط) بشیر احمد ناصر خاوند موصیہ
گواہ شد :- عبد القدیر واقف زندگی قادیان۔ سیکرٹری امور عامہ
گواہ شد :- ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری وصایا

نمبر ۱۳۱۹۷ :- منکہ عبد الرزاق ولد محمد اعظم صاحب قوم درزی پیشہ پوسٹل پنشنر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن محلہ مہامرغان ڈاکخانہ ضلع گونڈہ صوبہ یو۔ پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷-۵-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک پختہ مکان نامکمل ہے۔ جس کی قیمت اندازاً پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ میری آمد ماہوار پنشن مبلغ ہیاسی روپے سات آنہ ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

۲۔ اس کے علاوہ میرا روپیہ مبلغ سات سو بچاس ر[وپیہ] جنتا ریڈیو سروس گونڈہ میں لگا ہوا ہے۔ میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ نیز ہم شرکار ذیل ہیں۔ ۲ تا ۵ نے باہم مل کر مبلغ آٹھ سو روپیہ اس عہد کے ساتھ جنتا ریڈیو سروس گونڈہ میں لگایا ہے۔ کہ پانچ سال کے بعد جملہ اخراجات دوکان نکالنے کے بعد خالص نفع جو مبلغ آٹھ سو روپیہ پر نکلے گا۔ وہ سال بسال خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد تبلیغ واشاعت اسلام انشاء الرحمٰن داخل کرتے رہیں۔ جنتا ریڈیو سروس گونڈہ کے حسب ذیل شرکاء ہیں۔ جن کا سرمایہ نام کے سامنے درج ہے۔

۱۔ تبلیغ اشاعت فنڈ	-/۸۰۰
۲۔ عبد الرزاق ولد محمد اعظم صاحب	-/۷۵۰
۳۔ شمیم الرب ریڈیو انجینئر ولد عبد الرزاق	-/۷۵۰
۴۔ احمد الرب ولد عبد الرزاق صاحب	-/۷۵۰
۵۔ مسماۃ رفاقن زوجہ عبد الرزاق	-/۷۵۰
۶۔ مرزا میر بیگ متوطن بدایون	-/۱۰

العبد :- (دستخط بزبان انگریزی) اے رزاق
گواہ شد :- (دستخط) مرزا امیر بیگ
گواہ شد :- (دستخط بزبان انگریزی) احمد الرب
گواہ شد :- شمیم الرب ریڈیو انجینئر جنتا ریڈیو سروس گونڈہ
گواہ شد :- (دستخط) رفاقن

ایران میں ریلوے کی توسیع و تعمیر کیلئے امریکہ سے بھاری امداد

تہران ۲۷ر اکتوبر امریکہ کے درآمدی برآمدی بنک کی جانب سے ایران کو ریلوے کی تعمیر و توسیع کے لئے پانچ کروڑ تیس لاکھ ڈالر کی رقم دی گئی ہے۔ ریلوے کی توسیع کے اس منصوبے کے تحت اس قدیم ملک کے سارے بڑے شہروں کو آپس میں ملا دیا جائے گا امریکی بنک سے ایران کو جو امدادی رقوم حاصل ہوئی ہیں۔ ان کی بدولت متعدد مقامی صنعتوں کو بھی خاصا فروغ حاصل ہوگا۔ ان رقوم میں سے دس لاکھ ڈالر کی رقم کپڑے کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے خرچ کی جائیگی اس سلسلے میں کپڑے کے موجودہ کارخانوں میں نئی مشینری نصب کرنے اور ماہرین کے مشوروں کو زیادہ ترجیح دی جائے گی۔ ایران میں تمباکو وافر مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے تمباکو کی صنعت کو ترقی دینے والے تمباکو کی کاشت، نگرانی، اسے خشک کرنے اور مصنوعات تیار کرنے کے لئے چالیس لاکھ ڈالر کی رقم مختص کر دی گئی ہے۔

ریلوے کی توسیع کے علاوہ جدید قسم کے نئے ریلوے انجن جو ڈیزل سے چلتے ہیں پچاس کی تعداد میں درآمد کئے جائیں گے ان پر کل اخراجات کا اندازہ دو کروڑ ڈالر کا ہے۔ امدادی رقم میں سے جو روپیہ ان مدوں سے باقی بچے گا اس سے آئندہ کے متعدد ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل ہوگی اور تعلیم اور صنعت کے فروغ کے لئے کام لیا جائے گا۔

نمبر ۱۳۱۹۹ :- منکہ زینب بنت سید ولادت حسین صاحب زوجہ سید منصور احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کلب روڈ ڈاکخانہ مظفر پور بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ بتاریخ ۵۷-۶-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد جو مجھے حق مہر میں خاوند کی طرف سے ملی ہے۔ جو بصورت زمین موضع [illegible] ضلع مونگھیر میں ہے۔ کل رقبہ زمین کا ساڑھے تین بیگہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ وقت تقریباً -/۳۵۰۰ روپے ساڑھے تین ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مندرجہ بالا زمین کے سوا میرے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے

الامۃ (دستخط) سیدہ زینب بیگم
گواہ شد (دستخط) سید داؤد احمد ابن موصیہ کلب روڈ مظفر پور۔ گواہ شد (دستخط) سید منصور احمد خاوند موصیہ کلب روڈ مظفر پور

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(بقیہ صفحہ ۴)

آٹھواں ذریعہ

انسانی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آٹھواں ذریعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی رہنمائی اور ہدایت کاملہ کے لئے وحی، الہام اور کشف و کرامات بہم پہنچتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ مرد مجاہد ہمت ہار دے۔ اور اس نادیدہ راہ میں بھٹک جائے کیونکہ قرب باری اور وصال الٰہی کی راہ دقیق ترین ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ وقتاً فوقتاً انا الموجود کی آواز کان میں پڑتی رہے۔ اور خداوند عزوجل کی تجلی راستے کی ظلمتوں کو پاش پاش کرتی رہے۔ چنانچہ حضرت خدا نے فرمایا ہے۔ لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ کہ ہم اپنے پرستاروں کو ہمیشہ بشارتیں دیکر سہارا دیتے رہتے ہیں تاکہ پائے ثبات میں لغزش نہ آنے پائے اور وہ

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان (بقیہ صفحہ اول)

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۱/ ۷
وعدہ منجانب سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ ۷/ ۱
وہ روحیں جو صداقت کے لئے تڑپ رہی ہیں ۱۱۱
دس نادار احمدیوں کی طرف سے ۱۰۰
۱۰۰۰/ ۱۱
سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ۱۱۷
سیدہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ ۱۴
سید داؤد احمد صاحب ۴۳/۱۲
" از والد ماجد حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم ۴۳/۱۲
" " والدہ ماجدہ صاحبہ مرحومہ ۴۳/۱۲
" " بیگم صاحبہ خود ۴۰/۴
" " دختر خود سیدہ امۃ المصور صاحبہ ۹/۴
پسر خود قمر سلطان احمد صاحب ۵/۴
(میزان) ۲۱۶
خاکسار چوہدری برکت علی خان وکیل المال ۸۰/-
چوہدری علی اکبر صاحب پنشنر ربوہ معہ متعلقین و اہل و عیال ۱۹۶
مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی معہ لواحقین ۴۲/۱۱
مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ
کیپٹن محمد سعید صاحب سیکرٹری مال } ۴/- ۳
دار الرحمت غربی معہ اہلیہ صاحبہ -/۳۵
چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا نے اپنا وعدہ -/۲۷ - والد مرحوم -/۳۷ - والدہ صاحبہ ۲ - اہلیہ صاحبہ -/۲۸ اور اپنے بیٹے چوہدری محمد سلطان و محمد نعمان - محمد سلیمان لڑکوں کی طرف سے -/۲۴ اور دختران بشریٰ - انور بیگم - امۃ الودود - امۃ القدوس ۲ - کل وعدہ -/۱۸۰ اور چوہدری عطاء اللہ صاحب کا ۵۵ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا -/۴ روپے وعدہ ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء نیز صاحب موصوف نے ۵۳/۱ کی بھی فہرست داخل کی ہے۔ گویا ۳۲۸/۱ وعدہ ہے چکوک کی دوسری زمیندار جماعتیں بھی توجہ فرماویں اور وعدے جلد تر ارسال فرما دیں۔
پیر عبد الحمید صاحب آف قادیان ۸/ ۱۱
محمد عبد الرحمٰن صاحب آف ہرسیاں ۵/۸
ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب قلات ۱۱۰
منشی عبد الحق صاحب شاکر وکالت مال معہ لواحقین ۷۱/۴
سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا ۱۰۲/۸
چوہدری بشیر محمد صاحب بیگم کوٹ معہ لواحقین ۸۲/۱۳
مرزا اکبر بیگ صاحب پنڈی ۸۱/-

منشی نور الدین صاحب کاتب ۲۷/۸
سید محمود احمد صاحب ناصر -/۲۶
سید بشیر احمد صاحب ہمدانی ۸/۹
سردار بشیر احمد صاحب معہ والدین مرحوم و اہلیہ خود ۳۰۷/-
چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید معہ والدین لواحقین ۲۷/-
صوبیدار میجر محمد عبد الرحمٰن صاحب کوہ مری معہ لواحقین ۱۶۵/-
مرزا احسن محمد صاحب جوہی سندھ ۷/۱
سید مسعود احمد صاحب -/۳۲
کیپٹن خادم حسین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری معہ اہل و عیال ۱۸۷/۴
جماعت چک ۱۲۱ گ ب لائلپور - ملک محمد صادق صاحب پریذیڈنٹ نے نہ صرف ۲۶۰/۸ وعدہ سال ۱۳ داخل کئے بلکہ ۳۰۱/۴ اضافہ سے داخل کرتے ہوئے سال ۱۴ کے لئے ۲۶۴/۸ کی فہرست اضافہ سے پیش کی ہے۔

فہرست تو اور بھی آج کے پیش شدہ وعدوں کی لکھی پڑی ہے۔ جو آج کے اخبار میں شائع نہیں ہو سکی انشاء اللہ تعالیٰ کل کے اخبار میں آئے گی۔ جماعتوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبہ کا علم ہو چکا ہے اب وعدے اضافہ سے حضور میں بالاخلاص دفتر میں پیش کرنے کے لئے ارسال فرما دیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ آمین (وکالت مالیہ)

فوری ضرورت

صیغہ فضل عمر ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے جلد درخواستیں بھجوا دیں۔

۱۔ کمپونڈر ایک آسامی: اس کے لئے باقاعدہ سند یافتہ کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۱۰۰ - ۴ - ۶۰ علاوہ گرانی الاؤنس کے نوجوان دوست کو ترجیح دی جائیگی

۲۔ کلرک ایک آسامی کم از کم میٹرک پاس ہو اور کسی دفتر میں کم از کم ایک سال کلریکل کام کا تجربہ رکھتا ہو۔ حسابات رکھنے جانتا ہو گریڈ ۸۰ - ۳ - ۵۰ علاوہ گرانی الاؤنس

۳۔ بیلدار ایک آسامی۔ ہسپتال کے احاطہ میں پھول۔ پودے درخت وغیرہ لگانے کے لئے درکار ہے۔ یہ کام جانتا ہو تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

(بقیہ صفحہ اول)

ان دو دنوں میں پانچ اجلاس منعقد ہوئے جن میں انصار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور ارشادات سے مستفیض ہونے کے علاوہ التزام کے ساتھ قرآن مجید - حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درس سنے نیز وہ صحابہ کرام کی زبانی "ذکر حبیب" کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات اور مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر بزرگان کرام اور علمائے سلسلہ کی تقاریر کے ذریعہ خدمت دین کے ایک نئے جوش اور نئے عزم سے ہمکنار ہوئے۔ بالخصوص ۲۶ اکتوبر کی صبح کو جب بعض صحابہ کرام نے عشق الٰہی عشق رسول اور عشق مسیح موعود میں سرشار ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرفت میں ڈوبی ہوئی بعض نظمیں ایک خاص جذبہ کے ساتھ سنائیں تو سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں خدمت دین اور خدمت قوم سے متعلق بعض اہم فیصلے کرنے کے علاوہ انصار اللہ نے تہجد اور پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت دین کے عہد کو آخری دم تک نبھانے اور اسے آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح وہ تعلق باللہ اور قربانی و ایثار کی مدد سے دنیا میں محمدی نور کو پھیلانے کا ایک نیا جوش اور نیا عزم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ (مفصل روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

درخواست دعا۔ سید بشیر احمد شاہ صاحب منیجر دواخانہ خدمت خلق کا بڑا لڑکا عزیز بصیر احمد چار پانچ دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔
(سلطان احمد پیر کوٹی - ربوہ)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

کہ مسلمان جن کے پاس حق اور عدل کے غیر فانی اصول ہیں - ایک مرتبہ پھر دنیا میں اپنا سکہ نہ جما سکیں۔
(ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۳۷ء)

ان اسلامی تحریکوں نے اپنے اپنے ملک میں لوکل سیاست میں حصہ لے کر نہ صرف ملکی سیاست میں مزید الجھنیں پیدا کیں اور نہ صرف حکومتوں سے ٹکر لی بلکہ عوام کی اکثریت سے بھی ٹکر لی جس کی وجہ یہ ہے کہ آج عوام و خواص کو مادی زندگی کے ایسے ایسے مسائل درپیش ہیں کہ جن کا حل انہیں مادی سیاسی پارٹیوں کی جدوجہد میں صاف صاف نظر آتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اسلام انسان کے مادی مسائل کا بھی حل پیش کرتا ہے لیکن اس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور موجودہ عوام کا معیار تقویٰ صفر کے درجہ سے بھی نیچے گرا ہوا ہے۔ اور اگرچہ فی زمانہ یہ امر خاص طور سے نمایاں ہو رہا ہے - لیکن در اصل ہر زمانہ میں عوام کا معیار تقویٰ تقریباً اسی درجہ پہ ہوتا ہے۔ اس لئے دینی تحریکیں اپنا کام اوپر سے نہیں بلکہ نیچے سے شروع کرتی ہیں اور پہلے عوام کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرتی ہیں۔ اس لئے اگر انہیں بالجبر اوپر سے ٹھونسنے کی کوشش کی جائے گی تو اس میں ناکامی لازمی ہے۔